(S_1998_2_319_322)

سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 2 ایس سی آر

مسٹر فضل الرحمان اور دیگران

بنام

ریاست یو۔ پی۔ اوراو دیگران

14 اکتوبر 1998

(ڈاکٹر اے۔ ایس۔ آنند، چیف جسٹس۔ کے۔ ٹی۔ تھامس اور ایم۔ سری نواسن، جسٹسز)

آئین ہند 1950 : آرٹیکل:32

تحریری-عدالت عظمیٰ کی طرف سے دی گئی ہدایات-فرقہ وارانہ فسادات-ریاستی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ انکوائری کمیشن-انکوائری کمیشن کی رپورٹ-کی گئی کارروائی کی تفصیلات درج کرنے کے لیے عدالت عظمیٰ کی طرف سے دی گئی ہدایات-ریاستی حکومت کی طرف سے غیر معمولی رویہ-انکوائری کمیشن کی رپورٹ کا خلاصہ اور ریاستی حکومت کے ہوم سکریٹری کے بیان حلفی کے ساتھ کی گئی کارروائی کی رپورٹ داخل کرنے کے لیے عدالت عظمیٰ کی طرف سے ہدایت-مزید کوتاہی ضروری کام کرنے میں ناکامی کے لیے نہ صرف منفی تبصرے کی ضرورت ہوگی بلکہ خامیوں کی وضاحت کے لیے ہوم سکریٹری کی ذاتی موجودگی کی بھی ضرورت پڑسکتی ہے۔

دیوانی اصل دائرہ اختیار : 1984 کی تحریری درخواست (C) نمبر 44-11742۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت۔)

درخواست گزار کی طرف سے کرشن مہاجن، محترمہ مشرف چودھری، پی۔ ایچ۔ پاریکھ۔

جواب دہندگان کے لیے اے۔ بی۔ روہتاگی، کملیند رامشرا اور آر۔ بی۔ مشرا۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا :

1984 میں دائر کی گئی ان درخواستوں کے ذریعے اس عدالت کی توجہ 6.9.1982 سے 20.10.1982 کے درمیان میرٹھ میں ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات سے پیدا ہونے والے مختلف پہلوؤں کی طرف مبذول کرائی گئی۔ جان و مال کا نقصان ہوا۔ ایسا لگتا ہے کہ حکومت اتر پردیش نے جسٹس سی ڈی کی سربراہی میں ایک انکوائری کمیشن کا تقرر کیا۔ 21.1.1983 کو الہ آباد عدالت عالیہ کے پاریکھ۔ ہمیں مطلع کیا جاتا ہے کہ رپورٹ جسٹس پاریکھ کمیشن نے 15.11.1988 کو پیش کی تھی۔ اس عدالت نے 17.4.1984 کو قاعدہ نسی جاری کیا تھا۔ 14 سال گزر چکے ہیں اور مقدمہ ابھی تک ابتدائی مراحل میں ہے۔ قاعدہ کے اجراء کے بعد ضلع مجسٹریٹ شری وجے شرما کے ذریعہ ایک حلف نامہ داخل کیا گیا۔

24.1.1996 پر، اس عدالت کی طرف سے درج ذیل حکم دیا گیا:

"مدعاعلیہ ریاست یوپی کے لئے فاضل وکیل نے عرض کیا کہ الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس سی ڈی پاریکھ کی سربراہی میں انکوائری کمیشن کی رپورٹ پیش کی گئی ہے اور ضلع مجسٹریٹ شری وجے شرما کے اضافی جوابی حلف نامہ (پیپر بک کے صفحہ 92-90A پر) کے اضافی جوابی حلف نامے کے مطابق، اس رپورٹ پر کارروائی کی گئی ہے۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اس مرحلے پر عرضی درخواست کا دائرہ کار صرف اسی حد تک محدود رہنا ہوگا۔

ہم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اضافی حلف نامے کی روشنی میں جسٹس سی ڈی پاریکھ کی رپورٹ کو استعمال کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ رپورٹ اور دیگر مادی دستاویزات کو اگلی تاریخ کو ہمارے سامنے پیش کیا جائے اور اس دوران اس رپورٹ کے مطابق حکومت کی طرف سے کی گئی تمام کارروائیوں کی تفصیلات پر مشتمل ایک حلف نامہ بھی داخل کیا جائے۔

معاملے کو 12.3.1996 پر درج کریں۔

اس رپورٹ کے مطابق حکومت کی طرف سے کی گئی پوری کارروائی کی تفصیلات پر مشتمل ایک ذمہ دار افسر کا بیان حلفی داخل کرنے کے لیے ریاست یوپی کو دی گئی واضح ہدایات کے باوجود، ضروری کام نہیں کیا گیا۔ 11.7.1996 پر میرٹھ کے ضلع مجسٹریٹ شری دیپک سنگھل نے ایک اضافی بیان حلفی دائر کیا۔ بیان حلفی کا پیرا 3(بی) اس طرح پڑھتا ہے :

"یہ احترام کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ جسٹس سی ڈی پاریکھ، کمیشن آف انکوائری کے احترام کے سلسلے میں ریاستی حکومت کی طرف سے کی گئی تمام کارروائیوں پر مشتمل تفصیلات کو اس معزز عدالت کے سامنے یوپی حکومت کی طرف سے ایک الگ حلف نامہ کے ذریعے پیش کیا جائے گا۔"

تاہم انکوائری کے جسٹس سی ڈی پاریکھ کمیشن پر کی جانے والی کارروائی کے سلسلے میں ریاستی حکومت کی طرف سے کی گئی کارروائی کی تفصیلات پر مشتمل حلف نامہ داخل نہیں کیا گیا۔ کیس کی سماعت وقتاً فوقتاً ملتوی ہوتی رہی جب 12.2.1998 کو اس عدالت نے ریاست کو ایک بار پھر حلف نامہ داخل کرنے کا حکم دیا۔ آرڈر مورخہ 12.2.1998 اس طرح پڑھتا ہے:

"ایک ذمہ دار افسر یا ریاست اتر پردیش کو حلف نامہ داخل کرنے دیں کہ جسٹس پاریکھ کی رپورٹ کی بنیاد پر شروع کی گئی فالو اپ کارروائی اور اس سلسلے میں تازہ ترین پوزیشن کیا ہے۔۔

اپریل 1998 کے پہلے نصف میں فہرست بنائیں۔"

اس حکم کے بعد بھی کوئی بیان حلفی دائر نہیں کیا گیا اور 21.7.1998 پر عدالت نے درج ذیل حکم دیا:

"جیسا کہ ریاست اتر پردیش کے 24 جنوری 1996 کے ویڈ آرڈر کے ذریعہ پہلے ہی تسلیم کیا گیا ہے، ایک حلف نامہ جس میں جسٹس سی ڈی پاریکھ کی رپورٹ کے مطابق حکومت کی طرف سے کی گئی تمام کارروائی کی تفصیلات درج کی جائیں تاکہ اسے اضافی کے ساتھ پڑھا جا سکے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حلف نامہ، پہلے ہی دائر کیا گیا ہے۔

دو حلف نامے میدان میں لائے گئے ہیں، ایک شری وی کے کھربندا، جوائنٹ سکریٹری، ریاست یو پی مورخہ 19.9.1998 اور دوسرا شری پشپا پتی سکسینہ، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مورخہ 23 ستمبر، 1998۔ شری کھربندا کی طرف سے 19.9.1998 کو داخل کیے گئے حلف نامہ کے پیرا 3 میں، یہ مندرجہ ذیل ہے :

"مذکورہ حکم کی روشنی میں، یہ احترام کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ جسٹس سی ڈی پاریکھ کمیٹی کی رپورٹ، جو 12.8.1998 کو ریاست اتر پردیش کی کابینہ کے سامنے رکھی گئی تھی۔ کابینہ کے سامنے تجویز کے ساتھ کابینہ کی توقع کے مطابق ضروری معلومات جمع کرنے کے عمل میں ہیں اور محکمہ قانون کے ساتھ مشاورت کے بعد اسے جلد ہی دوبارہ کابینہ کے سامنے رکھا جائے گا۔"

اس طرح، جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ عدالت کو 24.1.1996 سے پہلے مطلع کیا گیا تھا کہ جسٹس پاریکھ کی رپورٹ پر 1998 میں "عمل" کیا گیا تھا، لیکن ہمیں بتایا گیا کہ جسٹس پاریکھ کی رپورٹ ابھی بھی کابینہ کے زیر غور ہے۔

مسٹر روہتاگی، ریاست یو پی کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل نے عرض کیا کہ جسٹس سی ڈی پاریکھ کمیشن کی رپورٹ پر اب تک عمل نہیں ہوا ہے اور اس عدالت میں دیے گئے پہلے بیانات وکیل اور ریاستی عہدیداروں کے درمیان کچھ مواصلاتی خلاء کی وجہ سے تھے۔. ان کی طرف سے پیش کیا گیا کہ یہ رپورٹ کابینہ کے زیر غور ہے جس کے سامنے یہ 12.8.1998 کو پیش کی گئی تھی۔

ہمیں یہ سمجھنے میں وقت ہو رہی ہے کہ ریاست اس معاملے کو اتنی لاپرواہی سے کیوں لے رہی ہے اور اتنے سالوں میں ہمیں صحیح پوزیشن کیوں نہیں بتائی گئی۔ پاریکھ کمیشن کی رپورٹ تقریباً دس سال سے دھول اکھٹی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ ہم ریاستی حکومت کی غیر فعالیت کے بارے میں اس مرحلے پر کوئی تبصرہ کرنے سے گریز کریں گے، کیونکہ مسٹر روہتگی نے یقین دہانی کرائی تھی، ریاست یو پی کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل کو معلوم ہوا کہ اس حکم کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر، اس کا خلاصہ۔ پاریکھ کمیشن کی رپورٹ، بشمول اصلاحی اقدامات کے لیے کمیشن کی سفارشات اور اس رپورٹ پر کی گئی کارروائی، اگر کوئی ہے تو، حلف نامہ کے ذریعے اس عدالت کو مطلع کیا جائے گا۔ پاریکھ کمیشن کی رپورٹ اور ایکشن ٹیکن رپورٹ کا خلاصہ دو ماہ کے اندر داخلہ سکریٹری، ریاست یو پی کے ذریعہ حلف نامہ کے ساتھ داخل کیا جائے۔ ہم اس بات پر زور دینا چاہتے ہیں کہ ریاست کی جانب سے ضروری کام کرنے میں ناکامی کی مزید کوئی کوتاہی نہ صرف اس عدالت سے منفی تبصروں کو مدعو کرے گی بلکہ اس کوتاہی کی وضاحت کے لیے اس عدالت میں ہوم سیکریٹری کی ذاتی موجودگی کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ مجرموں کی طرف سے اس عدالت کے حکم کی توہین پر کارروائی کرنے کے سوال پر غور کرنا۔

معاملے کو دو ماہ بعد پوسٹ کریں۔

ٹی۔این۔اے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this
document